بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے چاندی کے نصاب پر قربانی کے وجوب وعدم وجوب سے متعلق مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۱ اگست ۲۰۱۶ء کو ایک تحریر (۵۱/۱۸۲۴) جاری ہوئی تھی، جس کا مقصد ملک کے دیگر مفتیان کرام سے رائے طلب کرنا تھا، لیکن یہ دارالافتاء سے جاری ہونے والا کوئی حتمی فتویٰ نہیں تھا، اسلئے یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ دارالافتاء کا اب بھی یہی موقف ہے کہ عام حالات میں چاندی کے نصاب کی مالیت پر قربانی واجب ہے۔

البتہ اگر کوئی تنگدست شخص چاندی کے نصاب کے بقدر کرنسی یا مال تجارت کا مالک ہونے کے باوجود قربانی کی "وسعت" نہ رکھتا ہو اور اسکے اثاثوں کی مالیت "نصاب ذہب" کو بھی نہ پہنچتی ہو اور قربانی کا جانور خریدنے یا بڑے جانور میں حصہ لینے کی صورت میں اسے ناقابل برداشت حرج پیش آنے کا شدید اندیشہ ہو اور وہ اس بناء پر قربانی نہ کرے تو امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ معذور سمجھا جائے گا۔ لقوله تعالى: { لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا } ولأن رسول الله صلى الله عليه وسلم علق وجوب الأضحية على السعة............ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طٰہٰ ہاشم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۷ / ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ

۲۹ / جولائی ۲۰۲۰ء

احقر محمود اشرف غفراللہ

۷ / ۱۲ / ۱۴۴۱ھ

29-07-2020ء

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۹۲/۲۱۹۶

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۷-۱۲-۱۴۴۱

مفتی

مفتی

Scanned with CamSca